پاکستانی خواتین کے قوانینِ محنت کا شریعت اسلامی کی روشنی میں تنقیدی جائزہ

A Critical Study of the Labour Laws of Pakistani Women in Islam

Muhammad Muzamil
PhD Scholar, Islamic Studies, University of Karachi, Karachi:
muzammil10126@gmail.com
Dr. Taaj Muhammad
Assistant Professor at the University of Karachi, Karachi:
tajmuammad1964@gmail.com

Abstract:
In view of the increasing problems of women in Pakistānī laws, new laws have also been added, in which most of the women in the present era are seen taking responsibility for both home and office but they also have to face some problems for them. Legislation was made. When a woman has to perform many responsibilities at home and in the office, due to which it is natural to have pressure on the mind but when in office matters women have to face illegal problems along with office work, then their mental problems increase. That is why, since the establishment of Pākistān, legislation has been enacted many times keeping women's employment issues at the fore. The article aims to focuss on the analysis of the labour laws approved by Punjab Assembly in the light of sharia.

Keywords: Human Rights, laws, women’s Employment,

ہم ایک ایسی ریاست کے باشندے ہیں جس ریاست کے وجود کی بقاء کی خاطر انسانی جانوں کے نذرانے پیش کیے گئے۔ جو اسلامی مملکت کے نام پر دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ جسے اسلامی قلعہ بھی کہا جاتا ہے۔ جو اسلامی ممالک کی فہرست میں ایٹمی پاور کے لحاظ سے پہلی اسلامی مملکت ہے۔ جسے آج دنیا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے جانتی ہے۔ اس کا اسلامی جمہوریہ ہونا اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہے کہ یہاں کوئی بھی آئین قرآن وسنت اور اسلامی اُصولوں کے منافی نہیں ہوگا۔ یہاں کی قانون ساز اسمبلیوں اور قانون ساز اداروں میں منظور ہونے والے قوانین اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں گے۔ یہاں ہر ایک کے حقوق وفرائض کا تعین سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں کیا جائے گا۔ اسلامی مملکت پاکستان میں صوبائی اسمبلی پنجاب میں لیبر (مزدور) قوانین کے حوالے سے ہر حکومت میں کوئی نا کوئی بل پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے اس معاشرے میں مزدور کے ساتھ رکھا گیا تلخ رویہ اس بات کی علامت ہے کہ ہم ساکنان پنجاب مزدور کے حقوق

کے حوالے سے ناواقف ہیں۔ ہمیں صوبائی اسمبلی پنجاب میں لیبر (مزدور) پالیس کے حوالہ سے بننے والے قوانین کا علم ہی نہیں ہے۔ پیشِ نظر مقالہ کا عنوان **"لیبر (مزدور) قوانین صوبائی اسمبلی پنجاب سے منظور شدہ قوانین کا شرعی مطالعہ "** ہے جس میں صوبائی اسمبلی پنجاب سے منظور شدہ لیبر (مزدور) قوانین جو بصورتِ آرڈیننس / مسودہ قانون منظور ہو کر نافذ العمل ہو چکے ہیں۔ جن میں بہت سارے قوانین خواتین کی ملازمت کے حوالے سے بھی ہیں۔ ان سے لوگوں کو آگہی فراہم کی جائے گی نیز ان قوانین کی شرعی حیثیت کو بھی پرکھا جائے گا جہاں بہتری کی گنجائش ہو گی اپنی رائے کا بھرپور اظہار ہو گا۔

سابقہ تحقیق کا کا جائزہ:

لیبر کے حقوق اور خواتین کی ملازمت پر بہت سی تحقیقات منظرِ عام پر آچکی ہیں، جن کی تفصیلات اس مختصر مقالہ میں پیش کرنا ممکن نہیں البتہ ذیل میں مختصر ذکر کی جا رہی ہیں۔

سندی مقالات:

اس عنوان سے متعلقہ مختلف تحقیقات منظرِ عام پر ہیں ان میں سے چند ایک کا مختصر تذکرہ ذیلی سطور میں مذکور ہے:

- **محسن انسانیت ﷺ کی مزدور پالیسی**

مصنف: تفسیر عباس (پی ایچ ڈی سکالر)

یہ کتاب زاویہ پبلشرز والوں نے چھاپی ہے۔ اس کے اندر عہد نبوی ﷺ میں مزدور تحریک کی ارتقائی جدوجہد کا ذکر ہے۔ اس کتاب کا خاصہ یہ ہے کہ اس میں مزدور کے حقوق کا احاطہ کیا گیا ہے۔

- **اسلام کا نظریہ محنت**

مصنف: خلیل الرحمٰن (چیئرمین آل پاکستان فیڈریشن آف لیبر)

مصنف کی اس کتاب میں مزدور کی محنت کو خوب سراہا گیا ہے۔ بلکہ یہ اس طرز کی پہلی کتاب ہے جس میں مزدور کی اس معاشرے کے لیے خدمات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ بلکہ برصغیر کے اس معاشرے میں مزدور کی محنت پر پبلش ہونے والی یہ پہلی کتاب ہے۔

- **ملازمت پیشہ خواتین کے عمومی مسائل**

مصنف: قدسیہ ملک

اس ذکر کی گئی کتاب میں ملازمت کے حوالہ عورت کو پیش آنے والے مسائل کا خواب احاطہ کیا گیا ہے۔ پھر ان مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنی رائے کا ااظہار بھی خوب انداز میں کیا گیا ہے۔

منہج تحقیق:

طرز تحقیق بیانیہ و تجزیاتی ہو گا۔ ابتداء خواتین کے لیے بنائے گئے قوانین کو ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد خواتین کی دفتری ملازمت میں پیش آنے والے مسائل کا شریعت کے تناظر میں جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مبحثِ اول : قوانین، برائے دفتری معاملات خواتین

ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل نے عورتوں کے حقوق کو بیان کرتے ہوئے ان کے دفاتر میں ملازمت کے حق کو بھی واضح کیا اور بحث ہوئی کہ کچھ شرائط کے ساتھ عورت شرعی حدود و قیود کی پابندی کرتے ہوئے دفتری ملازمت کر سکتی ہے کہ اس کے لئے قانون سازی کی جائے کہ ملازمت کی جگہ پر اسے ہراساں نہ کیا جائے۔ مخلوط قسم کا نظام نہ ہو خواتین ہی خواتین کی سربراہ ہوں اور خواتین کے مسائل کے حل کے لئے خواتین ہی کو مقرر کیا جائے جیسا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ میں ہے کہ سرحد صوبائی اسمبلی کی جانب سے استفار کیا گیا مرسلہ نمبر پی اے این دبلیو اے ایف پی/86، 235،اور اس مراسلہ پر اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس منعقدہ 21 اگست 1986ء میں فیصلہ کیا گیا ہے:

> ”نیشنل کیڈٹ کور کا موجودہ نظام اسلامی نظام کی خلاف ورزی کرتا ہے"۔ اس ضمن میں بہر حال کونسل یہ سفارش کرتی ہے کہ اس اجازت کا اہتمام لازمی ہے کہ دفتری سطح پر خواتین کو تربیت دینے والے مرد نہ ہوں بلکہ خواتین کے لئے خواتین ہی تربیت دینے والی ہوں، انہیں ہراساں نہ کیا جائے، عزت و آبرو کا تحفظ دیا جائے۔“ [1]

اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ رائے دی ہے کہ گویا عورت پردہ کی چیز ہے لیکن پریشانی یہ کہ اس کا ذریعہ آمدن نہیں ہے اور کوئی دوسرا کمانے والا نہ ہو تو ایسی صورت میں عورت کے گھر سے نکلنے کی گنجائش ہو گی، لیکن اس میں تمام شرعی حدود کا مکمل لحاظ کرے گی۔ ان دفتری معاملات سے متعلق پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی بھی کی گئی اور پہلے سے موجود قوانین بھی ہیں۔ پاکستانی معاشرہ میں عورت کو کئی ایک مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کے لئے قوانینِ پاکستان میں 1947 کے بعد سے اب تک کئی بار قانون سازی کی گئی ہے، خواتین کے لئے مختلف شعبہ زندگی سے متعلقہ قوانین کا جائزہ لینے سے پہلے لازمی ہے کہ قانون اور قانون سازی کی تعریف و تاریخ کا جائزہ پیش کیا جائے تاکہ خواتین سے متعلق مختلف ادوار میں بننے والے قوانین کی اطلاقی حیثیت واضح کی جا سکے۔

---

[1] اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات 1986ء تا 1987ء، (مطبوعہ اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد)، ص:
Islāmī Nazaryātī Concel ki Sifārshāt 1986 to 1987, (Maṭboa'h, Islāmī Nazaryātī Concel Islāmabād, P:

پاکستانی قوانین کا تعارف

دفتری خواتین سے متعلقہ دفتری قوانینِ پاکستان پاکستان کے قانون کا تعارف پاکستان کے سیاسی و علمی ماہرین کی نظر میں دیکھتے ہیں۔ سب سے پہلے قانون کی تعریف کرتے ہوئے پاکستان کے ماہر قانون دان پروفیسر محمد اکرام کی تعریف کی روشنی میں قانون کی تعریف دیکھتے ہیں۔

پروفیسر محمد اکرام لکھتے ہیں:

"والقَوانِينُ: الأُصُول، الْوَاحِدُ قانُونٌ، وَلَيْسَ بِعَرَبِيٍّ. والقُنَّةُ: نَحْوٌ مِنَ القارَة، وَجَمْعُهَا قِنانٌ؛ قَالَ ابْنُ شُمَيْلٍ:" القُنَّة الأَكَمَةُ المُلَمْلَمَةُ الرأْسِ، وَهِيَ الْقَارَةُ لَا تُنْبِتُ شَيْئًا".[2]

"قوانین: اصول، ایک ایک قانون ہے، یہ لفظ عربی نہیں۔ کچھ برصغیر سے تھے، اور سبھی سرفوں کے ذریعہ اکٹھے ہوئے تھے۔ ابن شمیل نے کہا: چینل ایک گھنا اور مکمل جتھا ہے، اور یہ ایک براعظم ہے جو کسی چیز کو نہیں اگاتا ہے۔"

عبدالرزاق القادسی لکھتے ہیں:

"والقَانونُ: مِقْياسُ كلِّ شيءٍ وطَرِيقُه، قَوانِينُ؛ قيلَ: رُومِيَّةٌ؛ وقيلَ: فارِسِيَّةٌ."[3]

قانون: ہر چیز کا طریقہ اور اس کے طریقے، قوانین: یہ کہا گیا تھا: رومن؛ اور کہا گیا: فارسی۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"مقياس كلِّ شيء وطريقه "قانون جماليّ/ أدبيّ"[4]

ہر چیز کا پیمانہ اور طریقہ ایک "جمالیاتی/ادبی قانون" ہے۔

---

[2] محمد اکرام، پروفیسر "تاریخ اللغات السامیہ" (اردو ادب لائبریری، لاہور عام النشر)، ص358
Muḥammad Ikrām, Professor " Tārīkh al Lughāt al Sāmia " (Urdu Library, Lahore, A'ām ul Nashar, P:358

[3] القادسی، عبدالرازق حمود "تاج العروس شرح قاموس" (مطبوعہ، دار احیاء التراث العربی، بیروت)، ص581
Al-Qādasī, Abdul Razāq Ḥamod " Tāj al U'ros Sharaḥ Qāmoos"(Maṭbo'a, Dār Aḥyā al Turāth al A'rbī, Beirūt), P:581

[4] القادسی، عبدالرازق حمود "تاج العروس شرح قاموس،" ص631
Al-Qādasī, Abdul Razāq Ḥamod " Tāj al U'ros Sharaḥ Qāmoos"P:631

قانون سے مراد ایک اصول ہے جیسا کہ پروفیسر محمد اکرام لکھتے ہیں اور دوسری تعریف قانون کی عبدالرزاق القادسی نے کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ قانون ہر چیز کا ایک طریقہ کار کا نام ہے۔ جبکہ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ قانون ایک پیمانہ کا نام ہے۔ پروفیسر محمد زبیر عباسی قانونِ پاکستان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"The Law of Pakistan is the law and legal system existing in the Islamic Republic of Pakistan. "[5]

یعنی کہ پاکستان کا قانون اسلامی جمہوریہ پاکستان میں موجود قانون اور قانونی نظام ہے۔

خواتینِ پاکستان کے قوانین کی تاریخ

پاکستان میں خواتین کے لئے قوانین کا آغاز قیام پاکستان کے بعد ہی ہو گیا تھا اس بارے میں پروفیسر نعمان، سفیر علی لاء ڈکشنری میں لکھتے ہیں:

Upon the list of the Dominion of Pakistan in 1947 the laws of the erstwhile British Raj remained in force. At no point in Pakistan's legal history was there an intention to begin the statute book afresh. The founder of Pakistan, Muhammad Ali Jinnah had a vision regarding the law of Pakistan, to implement a system in accordance to Islamic teachings, but it was never fulfilled. This vision, however, did have a lasting effect on later Pakistani lawmakers

1947 میں ڈومینین آف پاکستان کی فہرست پر پہلے برطانوی راج کے قوانین نافذ العمل رہے جن کے تحت خواتین کو قانونی طور پر تحفظ حاصل تھا اور یہ برطانوی قوانین ہی تھے اور انہی کے تحت خواتین کو دفتری و ملازمت کے تمام موقع پر تحفظ دیا جاتا تھا اور نیا قانون کوئی عمل میں نہیں آیا تھا کیونکہ پاکستان کی قانونی تاریخ کے کسی بھی موقع پر آئین کی کتاب کو نئے سرے سے شروع کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ بانی پاکستان، محمد علی جناح نے اسلامی تعلیمات کے مطابق کسی نظام کو نافذ کرنے کے لئے، پاکستان کے قانون کے حوالے سے ایک وژن رکھا تھا، لیکن یہ کبھی پورا نہیں ہوا۔ تاہم، اس وژن کا بعد کے پاکستانی قانون سازوں پر دیرپا اثر پڑا۔

پھر اس کے بعد لکھتے ہیں کہ جنرل ضیاء الحق کے دور میں کچھ اسلامی شقیں منظور ہوئیں جن کو قانون کی حیثیت حاصل ہوئی۔

عدالتی قانون

سید ابو اعلیٰ مودودی قانون کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تختلف النظم القانونية بين البلدان، مع تحليل اختلافاتها في القانون المقارن. في ولايات القانون المدني، تقوم هيئة تشريعية أو هيئة مركزية أخرى بتدوين القانون وتوحيده. في أنظمة القانون العام، يصدر القضاة السوابق القضائية الملزمة من خلال السوابق، على الرغم من أنه في بعض الأحيان قد

[5] Abbāsī, Muḥammad Zubair"Family Laws In Pākistān"Publisher,Sweet&Maxwel Ltd.Lahore.V.3,P370

يتم إسقاط السوابق القضائية من قبل محكمة عليا أو هيئة تشريعية. تاريخياً، أثر القانون الديني على الأمور العلمانية، ولا يزال يستخدم في بعض المجتمعات الدينية. تستخدم الشريعة القائمة على المبادئ الإسلامية كنظام قانوني أساسي في العديد من البلدان، بما في ذلك إيران والمملكة العربية السعودية."[6]

خواتین کے لئے پاکستان کی عدلیہ میں ایک تقابلی قانون ہے اور پاکستان اور دیگر ممالک کے مابین قانونی نظام مختلف ہیں۔ سول قانون ریاستوں میں، ایک مقننہ یا دیگر مرکزی ادارہ قانون کو ضابطہ اخذ اور معیار قرار دیتا ہے۔ عام قانون نظاموں میں ججز مقدماتی قانون کو نظیر کے ذریعہ جاری کرتے ہیں، حالانکہ بعض اوقات معاملے کے قانون کو کسی اعلی عدالت یا قانون ساز ادارے کے ذریعہ ختم کیا جاسکتا ہے۔ خواتین کے لئے تاریخی طور پر، مذہبی قانون نے سیکولر معاملات کو متاثر کیا اور اب بھی کچھ مذہبی معاشروں میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ البتہ دفتری سطح پر اسلامی اصولوں پر مبنی شرعی قانون ایران اور سعودی عرب سمیت بہت سے ممالک میں بنیادی قانونی نظام کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

پاکستان میں خواتین کے لئے قانون سازی

سعودی عرب، ایران اور عرب ممالک کے بعد پاکستان میں بھی خواتین کے لئے قانون سازی پر خصوصی توجہ دی گئی اور گھریلو اور دفتری سطح پر اور دیگر کام کی جگہوں پر کام کرنے والی خواتین کے لئے قانون سازی کی گئی اس بارے میں پروفیسر محمد زبیر عباسی خواتین کے قوانین پاکستان کے بارے میں لکھتے ہیں:

> Law commonly refers to a system of rules created and enforced through social or governmental institutions to regulate behavior, with its precise definition a matter of longstanding debateIt has been variously described as a science and the art of justice. State-enforced laws can be made by a group legislature or by a single legislator, resulting in statutes.[7]

وہ لکھتے ہیں کہ پاکستانی قانون عام طور پر خواتین سے متعلق طرز عمل کو منظم کرنے کے لئے معاشرتی یا سرکاری اداروں کے ذریعہ وضع کردہ اور نافذ کردہ قواعد کے نظام کو وضع کرتا ہے۔ خواتین سے متعلقہ قانون سازی کو سائنس اور انصاف کے فن کے طور پر مختلف طور پر بیان کیا گیا ہے جس میں خواتین کی عزت و آبرو کے تحفظ کو واضح کیا گیا ہے اور ریاستی نفاذ والے قوانین کسی گروپ، مقننہ کے ذریعہ یا کسی ایک قانون ساز کے ذریعہ بنائے جاسکتے ہیں۔

---

[6] المودودي، أبو الأعلى في "تدوين الدستور الإسلامي" ص 21 – 76
Al Mudoodī, Abu al A'la fī "Tadveen al Dastoor al Islāmī " P:21-76

[7] Abbāsī, Muḥammad Zubair"Family Laws In Pākistān".V.3,P371

مبحث ثانی: خواتین کے دفتری پاکستانی قوانین اور اسلام

پاکستان میں خواتین کے لئے سول دفتری قوانین بھی متعارف کرائے گئے جن میں خواتین کو دفتری سطح پر تحفظ ملا، ان سے متعلق پروفیسر افتخار کاشف چیمہ لکھتے ہیں:

Legal systems vary between countries, with their differences analysed in comparative law. In civil law jurisdictions, a legislature or other central body codifies and consolidates the law.

پروفیسر افتخار کاشف چیمہ لکھتے ہیں کہ پاکستان کے قوانین جو دفتری خواتین کے معاملات کے قانون کے طور پر متعارف کرائے جاتے ہیں ان کے تقابلی قوانین میں تجزیہ کیے جانے والے ممالک کے مابین قانونی نظام مختلف ہوتے ہیں۔ کیونکہ پاکستانی میں قانونی سطح پر خواتین کے لئے بنائے گئے سول قوانین کا دائرہ اختیار، ایک مقننہ یا دیگر مرکزی ادارہ قانون کی تشکیل اور استحکام کرنا ہوتا ہے۔

خواتین کے دفتری پاکستانی قوانین

پاکستان میں 1947 کے بعد سے مختلف ادوار میں خواتین کے لئے قانون سازی ہوتی رہی اور مختلف جہات کے اعتبار سے انہیں اسلامی اصولوں کے عین مطابق قانونی تحفظ دیا گیا کیونکہ اسلام نے جہاں پر معاشرے کے مختلف گروہوں کے قوانین پر بحث کی وہیں پر عورتوں کو بھی ان کے قانونی حق سے دور نہیں رکھا بلکہ بہت جامع انداز میں ان کے قوانین بیان کئے ہیں۔ زندگی میں جہاں مردوں کے لئے مختلف قوانین بنائے جاتے ہیں وہیں پر عورتوں کے لئے بھی مختلف قوانین موجود ہیں تاکہ وہ دفتری ملازمت کے ذریعے اپنے بچوں کا پیٹ پال سکیں۔ پاکستان میں دفتری سطح پر مختلف قوانین موجود ہیں جن کا ذیل میں ذکر کیا گیا ہے۔

خواتین کی محنت اور اسلامی تعلیمات

پاکستانی قوانین میں عورتوں کے قوانین چونکہ متنازع ہو جاتے ہیں اس لئے مشتبہ امور میں قانون ساز اداروں کو اسلامی نظریاتی کونسل سہارا دیتی ہے۔ خواتین کے دفتری سطح پر عصمت و عفت کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین بارے بھی اول تو اسلامی نظریاتی کونسل سے رائے لی گئی تاکہ عورتوں کے بنیادی حقوق سے متعلق ہونے والے قانونی مباحث میں اسلامی نظریاتی کونسل نے دفتری معاملات میں عورت کے ساتھ مساوات پر بحث ہوئی کہ قرآن مجید نے معاشرے میں عورت کے مقام و مرتبے اور تکریم کو بیان کیا اور اس کو یقینی بنانے کے لیے اس کی عصّت کا تحفظ ضروری ہے اور اس پر قانون سازی کی جائے۔[8]

اسلام نے عورت کو اس کی عصمت کا حق دیا اور مرد کو بھی پابند کیا کہ وہ اس میں عورت کو بھرپور معاونت فراہم کریں۔

---

[8] غلام ماجد، سالانہ رپورٹ اسلامی نظریاتی کونسل 2012ء تا 2014ء/1434-35ھ، ص:458

Ghulām Mājid, Sālāna Report Islāmī Nazaryātī Concel, 2012 to 2014/ 1434-35, P:458

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۔" [9]

اے نبیؐ، مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ اُن کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، اللہ اس سے باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔

اس علم سے یہی پتا چلتا ہے کہ نا بری نگاہ کسی پر ڈالیں نا فحش پر مبنی کلام سنیں اور ناہی جائے عصیاں پر خود پہنچیں پھر خواتین کو حکم ہوتا ہے

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ" [10]

اور اے نبیؐ، مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زیب و زینت نہ دکھائیں سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو جائے، اور اپنے سینوں پر اپنی عبائیوں کے آنچل ڈالے رکھیں۔

اسلام نے قانون کے نفاذ میں بھی عورت کے اس حق کو مستحضر رکھا۔ خلفائے راشدین کا طرز عمل ایسے اقدامات پر مشتمل تھا جن سے نہ صرف عورت کے حق نعمت کو مجروح کرنے والے عوامل کا تدارک ہوا بلکہ عورت کی عصمت و عفت کا تحفظ بھی یقینی ہوا۔

"ایک شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میرے ایک مہمان نے میری ہمشیرہ کی آبروریزی کی ہے اور اسے اس پر مجبور کیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اس شخص سے پوچھا اس نے جرم کا اعتراف کر لیا۔" [11]

اس پر آپ نے حد زنا جاری کر کے اسے ایک سال کے لئے فدک کی طرف جلا وطن کر دیا۔ لیکن اس عورت کو نہ تو کوڑے لگائے اور نہ ہی جلا وطن کیا کیونکہ اسے اس فعل پر مجبور کیا گیا تھا۔ بعد میں حضرت ابو بکر صدیق نے اس خاتون کی شادی اسی مرد سے کر دی۔

ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے خواتین کے لئے قانون سازی کی جائے جو ان کا بنیادی حق ہے خواہ وہ دفتری معاملات ہوں یا معاشرتی و سماجی ہر سطح پر خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے قانون سازی کی جائے۔ [12]

---

[9] النور24: 30

Al-Noor, 24:30

[10] النور24: 31

Al-Noor, 24:31

[11] امام عبدالرزاق، مصنف عبدالرزاق9:435

Imam Abdul Razāq, Musannaf Abdul Razāq, 9:435

اب ذیل میں خواتین کے دفتری معاملات سے کام کرنے اور عزت کے تحفظ سے متعلق قوانین کی وضاحت پیش کرتا ہوں۔

دفتری ملازمت کا قانون

پاکستانی قوانین میں عورت کو ملازمت وکاروبار کرنے کا حق حاصل ہے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں عورت کے بارے افتخار کاشف لکھتے ہیں:

> If we look at the laws of Pakistan, the Holy Quran has given women the right to livelihood in the light of certain limits and if a woman participates in the livelihood while obeying all the limits of the Sharia and fulfilling her domestic responsibilities, then the Quran and Sunnah according to the teachings, it has neither been banned nor has it been declared undesirable[13]

پاکستانی قوانین کو دیکھا جائے تو قرآن کریم نے عورت کو کچھ حدود قیود کی روشنی میں معاش کا حق دیا ہے اور اگر عورت شریعت کے تمام حدود کی پابندی کرتے ہوئے اور اپنی گھریلو ذمے داریوں کو انجام دیتے ہوئے کسب معاش میں حصہ لے تو قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق نہ تو اس پر کوئی پابندی عائد کی گئی ہے اور نہ ہی اسے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے

پاکستان کا یہ قانون شریعت سے متصادم نہیں لیکن اس سلسلے میں شرعی امور کی پابندی کو لازم قرار دیا گیا ہے۔

"وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ۔" [14]

"صدقہ دینے والے مردوں اور صدقہ دینے والی عورتوں کے لیے اللہ تعالی نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے"۔

اسلام نے اجتماعی زندگی میں مرد وعورت کو ایک دوسرے کا معاون ومددگار قرار دیا ہے۔اس لئے یہ کہنا کہ عورت کا دائرہ کار صرف گھر کی چار دیواری اور بچوں کی پرورش تک محدود ہے، صحیح نہیں ہے۔

"وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ" [15]

---

[12] غلام ماجد، سالانہ رپورٹ اسلامی نظریاتی کونسل 2012ءتا2014ء/1434-35ھ، ص:458

Ghulām Mājid, Sālāna Report Islāmī Nazaryātī Concel, 2012 to 2014/ 1434-35, P:458

[13] Cheema,Iftikhār Kāshif"Pākistānī Public Laws" P,45

[14] الاحزاب33: 35

Al-Aḥzāb, 33:35

[15] التوبۃ9: 71

Al-Tuba, 9:71

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالی ضرور ان پر رحم فرمائے گا"۔

اسلام نے عورت کو عملی میدان میں تگ ودو کے لئے ایک کشادہ فضا مہیا کی ہے جو علم و فکر کے میدان سے لے کر کاروبار، طب، زراعت اور دیگر مختلف پیشوں، اور بہت سی ملی واجتماعی سر گرمیوں تک وسیع ہے۔ اسلام عورت کو اس قابل بنانا چاہتا ہے کہ وہ معاشرے میں مثبت کردار ادا کرے اور اس کے ہاتھوں انسانیت کو فائدہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں خواتین کھیتی باڑی کا کام کرتی تھیں۔

حدیثِ نبوی کی روشنی میں عورتوں کے حقوق کا جائزہ لیا جائے تو معاشرتی سطح پر عورت کو تجارت کا حق حاصل ہے اس کی بڑی مثال حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ہے اور دیگر صحابیات میں سے بعض تجارت بھی کیا کرتی تھیں اور اسی وجہ سے شہرت بھی رکھتی تھیں جیسے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تجارت وسیع پیمانے پر تھی۔

كَانَتْ خَدِيجَةُ رضی الله تعالیٰ عنها ذَاتَ شَرَفٍ وَمَالٍ كَثِيرٍ وَتِجَارَةٍ تَبْعَثُ إِلَى الشَّامِ فَيَكُونُ عِيرُهَا كَعَامَّةِ عِيرِ قُرَيْشٍ وَكَانَتْ تَسْتَأْجِرُ الرِّجَالَ وَتَدْفَعُ الْمَالَ مُضَارَبَةً -[16]

خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا ایک معزز، شریف، دولت منداور تاجر خاتون تھیں۔ آپ ملک شام مال تجارت بھیجا کرتی تھیں۔ قریش کے اونٹوں پر جس قدر مال ہوتا تھا اس قدر تنہا ان کے اونٹوں پر ہوتا تھا۔ آپ مردوں سے تجارت کرایا کرتی تھیں، سرمایہ آپ کا ہوتا تھا اور نفع میں آپ اور آپ کا شریک مرد دونوں برابر کے حصے دار ہوتے تھے۔"

ایک دوسری روایت ہے:

اسی طرح ایک اور روایت بھی اس بارے موجود ہے جو خواتین کی تجارت پر دلالت کرتی ہے۔

دفتری کاروبار کا قانون

پاکستان میں خواتین ہر شعبے میں بھرپور حصہ لیتی نظر آتی ہیں۔ یہاں تک کہ سول شعبہ جات میں جہاں مرد حضرات حصہ لیتے ہیں وہاں خواتین بھی باقاعدہ شمولیت اختیار کرتی ہیں

---

[16] ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب السوم، (دار الفکر بیروت)، الرقم 2204
Ibn e Māja, Abu Abdullah Muḥammad bin Yazeed al Qazwainī, Sunan Ibn e Māja, Kitāb al Tajārāt, bāb al Saum, (Dār ul Fikr, Beirūt), Al Raqam:2204

ایک سروے کے مطابق پاکستان میں حکومتی افسران میں خواتین کی ریشو بڑھتی نظر آتی ہے۔۔ پولیس کے محکمے کے ساتھ پبلک ایڈمنسٹریشن کی طرف بھی خواتین کی رغبت بڑھتی نظر آرہی ہے۔

> A woman is considered the basic unit of the house and family. Doing business, working in the office is the basic right of men as well as women because it is said that "when a boy gets education, an individual progresses but when a girl gets education, the whole family progresses.".[17]

عورت گھر اور خاندان کی بنیادی اکائی مانی جاتی ہے۔ دفتر میں کاروبار کرنا، کام کرنا یہ مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی بنیادی حق ہے کیونکہ کہا جاتاہے کہ ''جب ایک لڑکا دفتر میں کام کرے تو ایک فرد ترقی کرتاہے لیکن جب ایک لڑکی کام کرے تو پورا خاندان ترقی کرتا ہے۔''

شرعی اصولوں کے مطابق دفتر میں باپردہ بیٹھ کر صنعت ور تجارت کے معاملات کو سنبھالنا گناہ نہیں بلکہ اسلامی تاریخ سے ثابت ہے کہ حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورت کو صنعت و تجارت کرنے کا حق عطا فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی صنعت و حرفت سے واقف تھیں اس کے ذریعے اپنے اور اپنے خاوند اور بچوں کے اخراجات بھی پورے کرتی تھیں۔

> " عن رائطة امرأة عبد ا بن مسعود فأتت رسول الله صلى الله عليه و سلم فقالت يا رسول الله إني امرأة ذات صنعة أبيع منها وليس لي ولا لولدي ولا لزوجي نفقة غيرها وقد شغلوني عن الصدقة فما أستطيع أن أتصدق بشيء فهل لي من أجر فيما أنفقت قال فقال لها رسول الله صلى الله عليه و سلم : أنفقي عليهم فإن لك في ذلك أجر ما أنفقت عليهم "[18]

> "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی رائطہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولی کہ میں ایک کاریگر عورت ہوں، چیزیں تیار کر کے فروخت کرتی ہوں۔ لیکن میرے خاوند اور اولاد کا کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں ان کے پاس کچھ نہیں اس وجہ سے میں اپنے مال میں سے صدقہ نہیں دے سکتی۔ کیا ان پر خرچ کرنے کی وجہ سے مجھے (صدقہ) کرنے کا اجر ملے گا آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ہاں تم جو خرچ کرتی ہو تمھیں اس کا اجر ملے گا"۔

---

[17] Cheema,Iftikhār Kāshif“Pakistanī Public Laws” P,163

[18] ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج10ص212، رقم143

Ibn e Sa’d, Ṭabaqāt Ibn e Sa’d, V:10, P:212, Raqam:143

حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا سے ان کے شوہر اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے درمیان جب مسئلہ ظہار پیش آیا بعد میں دونوں مسئلہ دریافت کرنے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چونکہ اس وقت تک ابھی کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اجازت تک اپنی زوجہ سے الگ کر دیا۔اس پر زوجہ نے عرض کیا!

" يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَهُ مِنْ شَيْءٍ وَمَا يُنْفِقُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَا[19]

"اے اللہ کے رسول ﷺ ان کے پاس تو انفاق کے لیے کچھ نہیں میں ہی ان پر خرچ کرتی ہوں"۔

عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ تَبِيعُ ثِمَارَهَا وَتَسْتَثْنِي مِنْهَا "[20]

"عمرۃ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا اپنے (باغ کے) پھلوں میں سے کچھ فروخت کر دیتیں اور کچھ الگ کر لیتیں"۔

ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابیات محنت و مزدوری کر کے ضروریات زندگی حاصل کرتی تھیں۔اپنی ضروریات بھی پوری کرتیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ و خیرات بھی کرتیں۔

خلاصہ بحث

خواتین ہمارے معاشرے کا ایک مرکزی حصہ ہیں جن کے بغیر معاشرہ نامکمل ہے۔خواتین کے لیے بنائے قوانین میں بہت حد تک بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ہمارے قوانین خواتین کو معاشرتی آزادی تو دیتے نظر آتے ہیں لیکن ان کو باقاعدہ تحفظ اور اعتماد دیتے نظر نہیں آتے۔یہی وجہ ہے کہ ہمارا معاشرہ اس حوالہ سے بے ہنگم نظر آتا ہے۔خواتین ملازمت کر کہ اپنی گھر والوں کا سہارا بننا چاہتی ہے۔جس سے معاشرے میں ایک توازن پیدا ہو گا۔وہ ذمہ داریاں جو ایک مرد کو اٹھانا ہوتی ہیں اس میں مرد کا بوجھ بھی کم ہو گا۔لیکن اس کے لیے خواتین کو باقاعدہ ایک محفوظ اور مکمل پر سکون ماحول دینا ہماری ذمہ داری ہے۔اس لیے بنائے گئے قوانین کا از سر نو جائزہ لینے کی اشد ضرورت ہے

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

[19] ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج8ص312۔

Ibn e Sa’d, Ṭabaqāt Ibn e Sa’d, V:8, P:312

[20] مالک بن انس، الموطا، (مؤسسۃ زاید بن سلطان آل نھیان، 2004م)، کتاب البیوع، باب ما یجوز فی استثناء الشمر، رقم2306۔

Mālik bin Anas, Al Muaṭā, Muasisa Zāyad bin Sulṭān All Nahyān, 2004, Kitāb al Bayo’o, Bāb ma mujavzu fī istithnā al Shmar, Raqam:2306